Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم تبلیغ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۶ تبلیغ ۱۳۵۹ھش ۶ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۳۰

بحر حکمت کے موتی جوامع الکلم، جواہر الکلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا

اسی لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اسی پایہ اور رتبہ کا ہے

ارشاد باری تعالیٰ:-

۱- قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا - (الاعراف ۱۵۹)

ترجمہ:- کہو (کہ) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ (تعالیٰ) کا رسول ہوں۔

۲- وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ - (الانبیاء ۱۰۸)

ترجمہ:- اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:-

..... أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً ..... (مسلم کتاب المساجد)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) مجھے تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:-

"قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ نہ وہ اوّل مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا۔ اس کے فیوض و برکات کا دریا ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔ علاوہ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے۔ جس قدر اس کی ہمت اور عزم اور مقاصد عالی ہوں گے اسی پایہ کا وہ کلام ہوگا۔ سو وحی الٰہی میں بھی وہی رنگ ہوگا۔ جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے۔ جس قدر ہمت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پایہ کا کلام اسے ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمت و استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اسی پایہ اور رتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کے لئے نہ تھی جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی بلکہ آپ کے لئے فرمایا گیا قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا اور وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ اس وقت اگر کسی کو قرآن شریف کی کوئی آیت بھی الہام ہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ اس کے الہام میں اتنا دائرہ وسیع نہیں ہوگا جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷)

اخبار احمدیہ

• ربوہ کی تبلیغ۔ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا پاک سیدی کو صحت و عافیت سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آپ کے منصوبوں اور مقاصد کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے اور آپ کو لمبی کام کرنے والی عمر عطا کرے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

• خاکسار آجکل لاہور میں زیر علاج ہے بہت تکلیف ہے۔ ڈاکٹر اپریشن کا مشورہ دے رہے ہیں۔ کانوں میں بھی تکلیف ہے اور شانہ کی تکلیف بھی کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتی ہے احباب سے درخواست ہے کہ کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ فجی و مغربی افریقہ

• خاکسار ایک حادثہ میں کہنی کی ہڈی ٹوٹنے کے بعد گوٹن برگ ہسپتال میں داخل ہو گیا تھا۔ جہاں ڈاکٹر نے ٹوٹی ہوئی ہڈی نکال دی اور پلستر لگا دیا۔ دو ہفتے بعد پلستر اتار کر پھر پٹی لگا دی گئی جو ایک ہفتہ بعد ۲۴ جنوری کو اتار دی گئی۔ اب حالت یہ ہے کہ بازو سیدھا نہیں ہوتا۔ درد بہت ہے۔ کھانا اور لکھنا بھی ممکن نہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ورزش سے آہستہ آہستہ یہ بازو اپنی اصلی حالت میں آجائے گا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

منیر الدین احمد مبلغ اسلام
گوٹن برگ

ولادت باسعادت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ۲۸ جنوری بروز پیر شام سوا تین بجے امۃ الکریم کوکب بنت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ماجدہ احمد خان کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام "فاتح احمد رفیع" رکھا ہے۔

نومولود مکرمی محمد وقیع الزمان صاحب ریٹائرڈ بریگیڈیئر کا پوتا اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ بچہ کو زندگی دے اور نیک بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد دہلوی - مدیر: سید عبدالحی - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

۶ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش

سب سے زیادہ جھٹلائی جانیوالی انتہائی بیّن حقیقت

اس جہان میں ایک امر جو سب سے زیادہ ظاہر و باہر اور عیاں ہے۔ ہر زمانہ میں سب سے زیادہ شکوک و شبہات کا اظہار اس کے بارہ میں ہی ہوتا رہا ہے اور انتہاء یہ ہے کہ شکوک و شبہات کی بناء پر اس کا انکار بھی کیا جاتا رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ کائنات آپ ہی آپ نہیں بنی بلکہ اس کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو واحد اور لاشریک ہے۔ ہر چند کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کا واحد و لاشریک ہونا اس کائنات سے اس میں جاری و ساری محکم و ابلغ نظام سے اور اس کی ایک ایک شئے بلکہ ایک ایک ذرّہ سے ظاہر ہے پھر بھی خدا تعالیٰ کو اپنی ہستی کا ثبوت دینے اور انسانوں سے اپنی ہستی منوانے کے لئے اپنے مامور دُنیا میں بھیجنے پڑے۔

عجیب بات یہ ہے کہ لوگوں نے ان رسولوں کا بھی اسی بناء پر انکار کیا کہ وہ ان سے خدا تعالیٰ کی ہستی منوانا چاہتے تھے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا اور لوگوں نے انہیں جھٹلایا اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کیا تو حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا:۔

اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (ابراہیم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اگر تم اور جو (دوسرے لوگ) زمین میں بستے ہیں سب (کے سب) کفر اختیار کرلیں تو (اس میں خدا کا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا کیونکہ) اللہ یقیناً بے نیاز اور بہت ہی تعریفوں والا ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے صرف اتنا کہنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انہیں ان قوموں کا انجام یاد دلایا جو اُن سے پہلے ہو گذری تھیں اور جنہوں نے اپنی طرف مبعوث ہونے والے رسولوں کو اسی بناء پر جھٹلایا تھا کہ وہ انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کی دعوت دیتے تھے چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا:۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ (ابراہیم آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ کیا تمہیں ان لوگوں کی (دنیا ہی کی) خبریں نہیں ملیں جو تم سے پہلے گزرے ہیں یعنی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان قوموں کے بعد پیدا ہوئے (وہ ایسے بے نام و نشان ہوئے کہ) سوائے اللہ کے کسی کو ان کی خبر نہیں۔ ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ (ان رسولوں) کے مونہوں میں (ان کی زبان بندی کے لئے) الٹا دیئے اور بولے بلاشبہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور حقیقۃً جس کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کے بارہ میں ہم تو بہت بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں انبیاء کرامؑ نے لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کرنے کی طرف بلایا تھا۔ لوگوں نے نہ صرف ان کو جھٹلایا بلکہ خدائے واحد کی ہستی (جو کائنات کے ذرّہ ذرّہ سے ظاہر و باہر اور نہایت بیّن طور پر عیاں ہے) کا بھی اس بناء پر انکار کیا کہ وہ اس بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں۔ ایسی ظاہر و بیّن ہستی کا انکار اور اس کے بارہ میں شکوک و شبہات کا اظہار انبیاء کرامؑ کے لئے ازحد تعجب کا موجب تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوموں سے حیرت و استعجاب کے عالم میں کہا:۔

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ (ابراہیم آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ کیا تمہیں اللہ کے متعلق شک ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنیوالا ہے۔ وہ تمہیں (اپنی طرف) اس لئے بلاتا ہے تاکہ تمہاری خطائیں معاف کرے اور ایک وقتِ مقررہ تک تمہیں (نیک اعمال بجالانے کی) مہلت دے۔

حقیقت یہ ہے کہ پیدائش کائنات اور اس کا عجائبات سے پُر ہونا اپنی ذات میں ہستیٔ باری تعالیٰ کی ایسی محکم دلیل ہے کہ کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کر سکتا اسی لئے اس محکم اور بیّن دلیل کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"میں اپنے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ خوب یاد رکھو اور دل سے سنو اور حل میں جگہ دو کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُرزور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے ایک برتر ہستی اور نور ہے۔ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے اور شبہ کرتے ہیں سچ جانو بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور متقدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا ہے اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے؟ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔

پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ، انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں۔ اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے اور اس کو استغفار کرنا چاہیئے۔ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور رؤیت کی بناء پر نہیں۔ بلکہ اللہ جلّ شانہٗ کی ہستی کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدرتوں اور عجائبات مخلوقات اور مصنوعات کے جو زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں، بڑی ہی نابینائی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲ و صفحہ ۵۳)

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کائنات کے ذرّہ ذرّہ سے عیاں ہے۔ اس عالم کی پیدائش بذاتِ خود ایک محکم دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں پر۔ لیکن ہر زمانہ میں روحانی نابینائی کی وجہ سے سب سے زیادہ اس دلیل ہی کو جھٹلایا جاتا رہا ہے۔ حتّٰی کہ جب بھی انبیاء کرامؑ نے اس دلیل کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا تو انہوں نے اس کا انکار ہی کیا۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں کی کائناتی دلیل کو جو ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہر لمحہ اور ہر لحظہ ان کے سامنے ہوتی ہے خاطر میں نہیں لاتے اور مامورین الٰہی کے اس دلیل کی جانب انہیں متوجہ کرنے کے باوجود وہ شکوک و شبہات میں ہی مبتلا رہتے ہیں تو پھر مامورین الٰہی انہیں کس طرح خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین دلا کر انہیں ایمان باللہ سے مالا مال کر دکھاتے ہیں۔ اس امر پر ہم قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رُو سے آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے، انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

حضرت مصلح موعودؓ کا فرمان

"اگر ہم غور کریں تو دنیا میں جتنی تباہی آئی ہے۔ آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ہی آئی ہے اور جب بھی کسی قوم نے ترقی کی ہے آئندہ نسل کے اچھا ہونے کی وجہ سے کی ہے۔"

(سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حروف اور اُن کی معنویت

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ ـــــ لاہور

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اُسے قوت بیانیہ عطا کی اسے قلم سے لکھنا سکھایا پہلے اس نے تصویروں میں اظہار خیال کیا پھر تصویریں سمٹ کر علامتیں بن گئیں ان علامتوں نے خط میخی کا روپ دھار لیا۔ پھر کسی دانشمند کو علم الحروف القا ہوا۔ انسان کا پہلا قاعدہ کچھ اس طرح کا تھا:۔

الف حرف آغاز ہے۔
ب سے بیت = گھر
ج سے جمل = اُونٹ
ز سے زیت = زیتون
ک سے کف = ہتھیلی
ی سے ید = ہاتھ
ع سے عین = آنکھ
ن سے نون = مچھلی
م سے ماء = پانی

علیٰ ہذا القیاس ہر حرف علامت مخففات میں سے ہے۔

اسے علم الحروف کہتے ہیں یہ علم بھی خدا تعالیٰ نے انسان کو عطا کیا۔

حروف کا آغاز کیسے ہوا؟ ہماری ابجد کس نے بنائی۔ اس باب میں تحقیق کا حرف آخر یہ جملہ ہے:۔

THAT WE ONLY KNOW THAT WE DONT KNOW.

ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں جانتے۔

یہ بات واضح ہے کہ حروف عربی مبین کا مرقع ہیں۔

موجودہ تحقیق کے نتائج مختصراً یہ ہیں:۔

- حروف امم سامیہ کی ایجاد ہے۔
- اس لکھائی کا آغاز ۱۵۰۰ سے ۱۷۰۰ قبل مسیح ہے۔
- چینی و جاپانی رسم الخط کو چھوڑ کر مشرق و مغرب کے سارے رسم الخط سامی حروف سے نکلے ہیں۔ حروف کا ماخذ ایک ہے۔
- حروف کا نکتہ انتشار کوئی ایک جگہ ہے وہ کونسی ہے؟ یہ بات نامعلوم ہے
- حروف مذہب کے مرہون منت ہیں سامی مذہب نے حروف کو پھیلایا۔

حروف کے اندر ایک مربوط مضمون ہے اس امر کی طرف علماء نے توجہ نہیں دی اگر آپ کو کچھ اشارے دے دیئے جائیں تو اس مضمون کو آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

الف :۔ حرف آغاز ہے اس سے مراد اللہ ہے یا آدم۔

ب :۔ ب سے مراد البیت یعنی خدا کا گھر ہے۔

ج ۔ جمل ہے یعنی وہ سواری جس پر انسانوں کے قافلے کشاں کشاں کعبۃ اللہ میں پہنچتے تھے۔

د ۔ دل ہے یعنی انسان کا دل۔ دلوں کی پاکیزگی حج بیت اللہ کا مقصد وحید۔

ہ ۔ سے مراد ہے ہاتھ لمبا کر نا پرانے زمانہ میں ایک دُعا کرتے ہوئے انسان کی یہ علامت تھی۔ کعبۃ اللہ وادیٔ بکاء ہے۔ دعاؤں میں بسا ہوا مقام بیت المعمور۔

و ۔ واؤ سے مراد وائیلہ ہے بڑا پیالہ اور نر زیت روغن زیتون۔ معرفت کا نور یہاں سے پیالوں میں بھر کر لے جائیے۔

ح ۔ حیطۃ ۔ ہے باڑ حفاظت اس طریق سے آپ اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

ط ۔ وادیٔ طویٰ ہے رُوحانیت کی وادی میں گھومو اور روحانیت کی منزلیں طے کرتے جاؤ۔

ی ۔ یَدٌ ادرک کف ۔ سعی و کوشش اور محنت سے دُنیا مسخر ہوگی۔

اسی طرح آخر تک تہذیب آدم کی خصوصیات، نشانات اور علامتوں کا اظہار ہے۔

کیوں نہ سمجھا جائے کہ حروف کی بنیاد کعبۃ اللہ میں ڈالی گئی۔ کسی سامی پیغمبر کو علم الحروف القا ہوا اور حج کعبۃ اللہ کے اجتماعات کے ذریعہ امم سامیہ میں یہ علم پھیلا۔ پھر دیئے سے دیا روشن ہوا اور ساری دُنیا میں حروف کی روشنی پھیل گئی۔

حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک اور دیگر ارباب کشف کے نزدیک حروف ..... دیگر اُمتوں کی طرح اُمم کی صورت میں ہیں۔ حروف کی صورتوں کے اندر اَرْوَاحٌ مدبّرہ ہیں جو زندہ اور بولنے والی ہیں اور اپنے پروردگار کی دلی بشاشت سے تسبیح کرتی ہیں۔"

(فتوحات مکیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا:۔

"تعلیم زبان کی خدا کی طرف سے ہے۔ پس حروف اور الفاظ مُفردہ بھی خُدا نے ہی انسانوں کو سکھلائے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ ص۱۴۷)

علم الحروف کے ماہرین کہتے ہیں کہ دُنیا کی جتنی بھی زبانیں حروف کی مرہون منت ہیں ان کے رسم خط کا سرچشمہ ایک ہی ہے اور وہ ہے۔ "ابتدائی سامی منبع" مشرق و مغرب میں پھیلنے والے سارے رسم خط اسی منبع سے نکلے ہیں۔ DERINGER نے اپنی مشہور کتاب "الفابٹ" میں ایک شجرہ دیا ہے جس میں ابتدائی سامی منبع کو رسم الخط کی جڑ دکھایا گیا ہے۔

چینی و جاپانی زبانیں تصویری رسم الخط میں ہیں۔ اس کے علاوہ دُنیا بھر کی زبانیں حروف میں لکھی جاتی ہیں۔ ان کا منبع "الفابٹ" کے شجرہ کی رُو سے "ابتدائی سامی حروف" ہی ہیں۔

ایک دوسرے عالم کہتے ہیں کہ حروف اور مذہب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مذہب کے ساتھ حروف پھیلتے چلے گئے۔

علم الحروف کے ماہرین کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے پہلے حروف والے رسم الخط کا نام و نشان نہیں ملتا۔ خط میخی مروج تھا۔

بنی اسرائیل کے علم کلام میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر حروف کے اسرار کھولے گئے گویا حروفِ ابجد اس سے بھی پہلے کے ہیں۔

حضرت آدمؑ کی ساتویں پشت میں ایک پیغمبر ادریس ہوئے ہیں۔ تورات میں ان کا نام حنوک ہے۔ کثرت درس و تدارس کی وجہ سے ان کو ادریس کہا گیا کتباتِ بابل میں اس پیغمبر کے مختلف نام آئے ہیں اس کو "یودریس" بھی کہا گیا۔ لکھا ہے کہ علوم و فنون اس پر کھولے گئے

ممکن ہے حروف ابجد کا علم حضرت ادریس علیہ السلام کو دیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حروفِ ابجد کے نام بتاتے ہیں کہ یہ عربی یا سامی منبع سے نکلے ہیں۔ مثلاً یونانی حروف کے نام ملاحظہ ہوں:۔

الفا	الف	
بیٹا	بیت	گھر
زیٹا	زیت	زیتون
کپّا	کف	ہتھیلی
می	ماء	پانی

وغیرہ وغیرہ۔

یونانی اساطیر کی رُو سے ایک شامی شہزادے "قدموس" نے جو کہ اسیر جنگ تھا یونانیوں کو سامی حروف سے روشناس کیا۔

ہندی زبانوں کے دیوناگری حروف برہمی سے اور برہمی حروف آرامی سے نکلے ہیں۔ گویا ان کا منبع بھی سامی ہے۔

سامی حروف ۲۸ ہیں۔ عبرانی، آرامی سُریانی نے ۲۲ کو قبول کیا۔ جنوبی عرب کی قدیم زبانوں میں ۲۸ حروف تھے۔ عربی کے ۲۸ حروف ایک مکمل نظامِ حروف کے آئینہ دار ہیں۔ حروف کی قیمت ایک سے ایک ہزار تک ہے جبکہ عبرانی کے چھ سو ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی کا نظامِ حروف مکمل ہے۔

عربی مادوں میں عجیب و غریب اسرار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "منن الرحمان" میں حروف کے اسرار و رموز پر روشنی ڈالی ہے۔ حروف کی تاثیرات ہیں وہ ادل بدل سے بھی قائم و دائم ہیں۔

قرآن حکیم نے بھی علم الحروف کی طرف اشارات کئے ہیں۔ حروف مقطعات اسرار و رموز کا خزینہ ہیں۔

اولیاء اُمت کو بعض اسرار، حروف کی قیمت میں بتائے گئے جو کہ اپنے وقت پر الم نشرح ہو گئے اس سے قبل ان کی حقیقت سے کوئی واقف نہ تھا۔ حضرت محی الدین ابن عربی کو بتایا گیا کہ الامام المہدی کی بعثت کا عدد خ ف ج ہے۔ اس کے ۶۸۳ عدد ہیں۔ حضرت محی الدین ابن عربی کو اغلباً اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ ۶۲۸ھ میں ۶۸۳ جمع کیجئے۔ ۱۳۱۱ھ میزان آتا ہے۔ یہ سال کسوف و خسوف کا ہے۔

۶۲۸ھ میں فصوص الحکم مکمل ہوئی جس میں امام المہدی کی علامات کا ذکر ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ خ ف ج بجائے خود ایک خَسَفَ الْقَمَرُ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کا مخفف ہے۔ خسف کو خ اور ف سے ظاہر کیا گیا ہے۔ باقی آیہ مبارکہ کا پہلا حرف لے لیا گیا ہے۔ یعنی جمع الشمس والقمر کا جیم۔ مطلب یہ ہے محی الدین ابن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی کے زمانہ کے ۶۸۳ سال بعد امام مہدی کے عہد میں چاند اور سورج کو رمضان المبارک میں گرہن ہوگا۔

اسی طرح نعمت اللہ ولی کے مشہور قصیدہ میں ہے کہ غین و رے کے بعد بعض عجیب و غریب اسرار رونما ہوں گے۔ آنے والے امام کا نام الف۔ ح۔ م۔ د ہے۔ ان سب حروف کی قیمت نکالنا ہوگی جو کہ بایں صورت ہے۔

غ	۱۰۰۰
ر	۲۰۰
و	۱
ح	۸
م	۴۰
د	۴
میزان	۱۲۵۳

اس میں یہ بتایا امام المہدی ۱۲۵۳ھ تک پیدا ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سال پیدائش ۱۲۵۰ ہجری المقدس ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز کے ساتھ اکثریہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہٗ بعض اسرار اعداد و حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۱۸۵)

اس موضوع پر الفضل میں ایک مبسوط مقالہ شائع ہو چکا ہے۔ ایک حوالہ حمامۃ البشریٰ ص۲۲۵ کا ہے:۔

قَدْ اُلْقِيَ فِي قَلْبِي اَنَّ قَوْلَ عِيسٰى عِنْدَ مَنَارَةِ دِمَشْقَ اِشَارَةٌ اِلٰى زَمَانِ ظُهُوْرِهٖ

اس کے عدد ۱۴۰۰ یا ۱۴۱۰ بنتے ہیں۔ یہ حوالہ غالباً رہ گیا ہے۔ پندرھویں صدی کے پہلے عشرہ کے بعد الامام المہدی کے ذریعہ اسلام کا ایک خاص ظہور ہے۔ اس القاء میں ایک اشارۂ لطیف ہے جو قابلِ غور ہے۔

ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار مرحوم کی یاد میں

مکرم عبدالکریم صاحب ڈار آف سیالکوٹ حال لنڈن

میرے سب سے بڑے بیٹے ڈاکٹر طفیل احمد ڈار ۲۷ نومبر ۱۹۷۹ء کو رات کے نو بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک فیصل آباد میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

۲۸ نومبر کو جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ بعد نماز مغرب پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں رانا چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے کرائی۔

مرحوم نے ۱۹۳۸ء میں گلانسی میڈیکل کالج امرتسر سے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا۔ بعدہٗ مشرقی افریقہ چلے گئے۔ پہلے وہاں ملازمت میں رہے۔ پھر مورد گورو (تنزانیہ) میں اپنی پریکٹس شروع کی جو کہ کامیابی کے ساتھ ۱۹۶۷ء تک کرتے رہے۔ بعدہٗ فیصل آباد آ گئے جہاں آخری وقت تک پریکٹس میں مصروف رہے۔

مشرقی افریقہ میں کافی دیر تک جماعت احمدیہ مورد گورو کے پریذیڈنٹ رہے۔ جماعتی کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے تھے ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خاص طور پر تعمیر مساجد میں مرحوم نے نمایاں دلچسپی دکھائی۔ جماعت کے مبلغین کے ساتھ پورا پورا تعاون ان کا شیوہ تھا۔ مورد گورو اور دارالسلام کی مساجد میں انہوں نے نمایاں رقوم نقد ادا کیں۔

بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ خاص طور پر دینی تربیت بچوں کو قرآن کریم احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھا۔

مرحوم بہت ہی بے ضرر انسان تھے۔ حتی الوسع انہوں نے کسی کا دل نہیں دکھایا۔ اپنے دینی و دنیاوی اصولوں کے بہت پابند تھے۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۵ء میں حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مرحوم کی پہلی بیوی سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں جو کہ بفضل اللہ تعالیٰ سب شادی شدہ ہیں۔ ایک لڑکی جرمنی میں اور باقی تمام بچے انگلستان میں برسرروزگار اور مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر عطا کرے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔

پہلی بیگم کی وفات ۱۹۷۴ء میں ہوئی۔ بعدہٗ مرحوم نے مولوی محمد حسین صاحب کاہلوں مرحوم آف ربوہ کی بیٹی سے دوسری شادی کی جن کے بطن سے ایک کمسن بچی ہے۔ ان کے علاوہ دو نواسے ایک نواسی اور ایک پوتی بھی ان کی یادگار ہے۔

مرحوم کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، دیگر اعزہ و اقارب، احباب جماعت احمدیہ نے بہت کثرت سے بذریعہ تار و خطوط اور بعض نے بذات خود تشریف لا کر اظہار تعزیت کیا ہے اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ میں میرے افراد خاندان ان سب کے دلی شکور ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنا خاص فضل فرمائے۔ آمین۔

تمام احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کی بیوہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کر کے اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے۔ وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔ (بقرہ ع ۲۴)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کر کے اُن کی حفاظت کیجئے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۲۹ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش / فروری ۱۹۸۰ء تاریخ یاد رکھیئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین سے گزارش ہے کہ وہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش کی تاریخ یاد رکھیں۔ اس تاریخ تک ان کے وعدہ کا ۱۵٪ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہر صاحب استطاعت کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینجر)

مطالعہ کتب برائے لجنات

ماہ جنوری اور فروری میں لجنات کے مطالعہ کے لئے کتاب "لیکچر لاہور" مقرر ہے۔ لجنات اس کا مطالعہ کریں اور ماہانہ رپورٹ میں اطلاع دیں کہ کتنی ممبرات نے انفرادی مطالعہ پر عمل کیا ہے۔

نومبر۔ دسمبر ۱۹۷۹ء کے مطالعہ کے لئے کتاب نشانی آسمانی مقرر تھی۔ اس کے مطالعہ کی رپورٹ تمام صدر صاحبات مرکز میں بھجوائیں۔

سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمندر اور قرآن حکیم

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ ربوہ)

چند حقائق۔ چند تمثیلیں

۱۔ سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا"

(الفرقان ۵۴)

یعنی وہی (خدا) ہے جس نے دو سمندروں کو چلایا ہے جن میں سے ایک بہت میٹھا ہے اور دوسرا نمکین اور کڑوا ہے اور اس (اللہ) نے دونوں کے درمیان ایک روک بنا دی ہے اور ایسا انتظام کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو پرے رکھتے ہیں ملنے نہیں دیتے۔

قرآن کریم میں 'بحر' کا لفظ سمندر کے لئے بھی استعمال ہوا ہے اور دریا کے متعلق بھی۔ چنانچہ مندرجہ بالا آیت میں دو سمندروں سے مراد دریا اور سمندر ہیں۔ دریا کا پانی میٹھا ہوتا ہے اور سمندر کا سخت کڑوا۔ اگرچہ یہ دونوں پانی ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں بلکہ جب سے دریاؤں کا نظام قائم ہوا ہے برابر اور ہر لحظہ ملے رہتے ہیں لیکن اس کے باوصف دونوں میں بڑا فرق ہے۔ ایک وہ پانی ہے جو سمندر سے اٹھ کر تازہ بتازہ بارش کی شکل میں اترتا اور دریاؤں کی صورت میں بہتا ہے یا برف کی شکل میں اپنی خالص حالت میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر محفوظ رہتا اور پھر پگھل کر آہستہ آہستہ دریا کی شکل اختیار کرتا ہے۔ دوسرا وہ پانی ہے جو لاکھوں لاکھ سال سے سمندر میں پڑا ہے اور اس میں ہر قسم کی کثافت ملی ہوئی ہے۔ وہ عام طور پر نہ پینے کے کام آتا ہے اور نہ کھیتی باڑی کے۔

سورۃ فاطر آیت ۱۳ میں فرمایا:۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ط

اور ایسے دو سمندر (یا دریا) ہرگز برابر نہیں ہو سکتے کہ ان میں سے ایک تو میٹھا اور پسندیدہ ہو اور اس کا پانی آسانی سے گلے سے اتر جاتا ہو اور دوسرا نمکین گلا جلا دینے والا ہو

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ سمندر کا پانی انتہائی کڑوا اور بدمزہ ہوتا ہے پیاس کی حالت میں اس کا ایک گھونٹ بھی پیا نہیں جا سکتا لیکن اس کے برعکس دریاؤں کا پانی میٹھا اور فرحت بخش ہوتا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی ہے اور بتلایا ہے کہ جو تعلیم تازہ بتازہ اور براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے (جیسے قرآن کریم) وہ شیریں اور نفع رساں ہوتی ہے۔ اس میں زندگی اور راحت کا سامان ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ ترقی اور سرسبزی حاصل ہوتی ہے لیکن جو تعلیمیں دیر سے دنیا میں موجود ہیں اور تازہ بتازہ الہام الٰہی سے محروم ہیں وہ سمندر کے پانی کی طرح کڑوی غیر مفید اور ناقابلِ استعمال ہو جاتی ہیں

۲۔ موجودہ زمانہ کے عیسائیوں اور مغربی اقوام کے بارے میں بطور پیشگوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان پر ایک وقت آئے گا جب وہ صنعت و حرفت میں نہایت درجہ کمال حاصل کریں گے اور سمجھنے لگیں گے کہ اب ہماری کوئی برابری نہیں کر سکتا چنانچہ سورہ کہف آیت ۱۰۴/۱۰۵ میں فرمایا:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝

تو انہیں کہہ کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام تر کوشش اس دنیا کی زندگی میں ہی غائب ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ مغربی اقوام نے سائنس اور ٹیکنالوجی میں بڑی ترقی کی ہے اور نت نئی اشیاء تیار کرتے رہتے ہیں لیکن ان کا یہ سمجھنا گویا خدائی ان کے ہاتھ میں آ گئی ہے بڑی احمقانہ بات ہے۔ خدا کے پیدا کردہ خواص الاشیاء کے مقابلہ میں ان کا علم وہ حیثیت بھی نہیں رکھتا جو سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ رکھتا ہے۔ اس چیز کو مؤثر رنگ میں یوں پیش کیا گیا ہے کہ اگر دنیا کے سب درخت قلم بن جائیں اور سارا سمندر سیاہی بن جائے اور ان کے ذریعہ حقائق اور خواص الاشیاء ضبطِ تحریر میں لائے جائیں تب بھی سمندر ختم ہو جائیں گے مگر خواص الاشیاء کا احاطہ پھر بھی نہ ہو سکے گا۔ فرمایا:

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ (الکہف ۱۱۰)

تو انہیں کہہ کہ اگر (ہر ایک) سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے روشنائی بن جاتا تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے سمندر کا پانی ختم ہو جاتا۔ گو اسے زیادہ کرنے کے لئے ہم اتنا ہی اور پانی سمندر میں لا ڈالتے۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(لقمٰن ۲۸)

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان کی قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی سے بھرا ہوا ہو اس طرح کہ سات اور سیاہی کے سمندر اس میں ملا دیئے جائیں تو بھی اللہ کے نشان ختم نہیں ہوں گے اللہ یقیناً غالب اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر ایک سمندر کی بجائے سات اور ایسے سمندر سیاہی بن کر علوم کے لکھنے میں صرف ہو جائیں تب بھی علوم ختم نہیں ہوں گے اور انسان نہیں کہہ سکے گا کہ اب میں نے سب علوم پر احاطہ کر لیا ہے یہ کیسی ابلغ مثال ہے جس میں خدا تعالیٰ کے علم اور انسان کے علم کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس مثال سے انسان کے محدود مبلغ علم پر نہایت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

واقعاتی رنگ میں اس کی تصدیق یوں ہوتی ہے کہ اب سے تھوڑا عرصہ قبل سمجھا جاتا ہے کہ ایٹم ایک بے حقیقت سا ذرہ ہے جو مادہ کی اکائی ہے لیکن آج سائنسدانوں نے ایٹم کا دل چیر کر رکھ دیا ہے اور بتلایا ہے کہ ایٹم اپنی ذات میں ایک خورد بینی دنیا ہے اور اس کا اپنا پیچیدہ نظام ہے آج اس ایٹم پر بے شمار کتب لکھی جا رہی ہیں اور اس کے خواص پر بڑی تحقیق ہو رہی ہے۔ جب ایک باریک ذرّے کے بارے میں علوم و انکشافات کی یہ کیفیت ہے تو باقی کائنات کا اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے اور ساری کائنات کا تو ادراک بھی ہنوز انسان نہیں کر پایا۔

۳۔ سورۃ الطور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ۔

(الطور ۷)

میں جوش مارنے والے سمندر کو بطور گواہ کے پیش کرتا ہوں۔

اس میں ایک تو واقعاتی رنگ میں سمندر کے اندر پائی جانے والی جوش اور پیہم تموّج کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے قرآنِ کریم میں روحانی علوم کو سمندر سے تشبیہ دی گئی ہے اور بتلایا ہے کہ جس طرح سمندر کا پانی جوش مارتا رہتا ہے اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علوم قرآنی ہمیشہ بڑے زور سے ظاہر ہوتے رہیں گے اور وہ اسلام کی صداقت کی دلیل ہوں گے۔

۴۔ جن لوگوں نے اسلامی شریعت سے انکار کیا اور خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نور کی ناقدری کی ان کی حالت کی مثال اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے:

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ

(النور - آیت ۴۱)

(کافروں کے اعمال کی کیفیت) ان تاریکیوں جیسی ہے جو ایک گہرے سمندر پر چھائی ہوتی ہیں جس پر لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں اور ان لہروں پر اور لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں اور ان سب کے اوپر ایک بادل ہوتا ہے۔ یہ ایسی تاریکیاں ہیں کہ ان میں سے بعض بعض کے اوپر چھائی ہوتی ہیں۔ جب انسان اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو باوجود کوشش کے اس کو دیکھ نہیں سکتا اور جس کے لئے اللہ نور نہ بنائے اس کو کہیں سے نور نہیں ملتا۔

اس آیت میں انتہائی ظلمت و تاریکی کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس سے بڑھ کر اور واضح تر اور کیا بیان ہو سکتا ہے۔ اس جگہ بتلایا ہے کہ ایسی تاریکی کے وقت انسان کو اپنا ہاتھ بھی نظر نہیں آتا۔ اس مثال میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ جب کوئی قوم شریعت سے منہ موڑ لیتی ہے (اس کا انکار کر کے یا اس سے غفلت برت کر) تو وہ اندھیروں میں بھٹکتی پھرتی ہے۔ ایسی حالت میں کوئی انسانی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ نہ انجمنیں اور سوسائٹیاں بنانے سے حالات کی اصلاح ہوتی ہے۔ نہ تعلیمی اور تنظیمی اداروں کے قیام سے اور نہ سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دینے سے۔ اس کا ایک ہی علاج ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ آسمان سے نور نازل کرے۔ خدائی نور سے ہی ظلمتیں پاش پاش ہوتی ہیں نہ کہ انسانی تدابیر سے۔

ان آیات میں سمندر پر (جو تمثیلی زبان میں شریعت کا قائم مقام ہے) ظلمت چھا جانے کے ذکر سے مسلمانوں کو بھی متنبہ کرنا مقصود ہے کہ قرآنی نور اور محمدی نور کے پھیل جانے سے یہ نہ سمجھ لینا کہ اب تاریکی کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور ذلت و نکبت کی راہیں ہمیشہ کے لئے مسدود ہو گئی ہیں۔ نہیں۔ یہ نور اسی وقت فائدہ بخشتا ہے جب کوئی فرد یا قوم اس کی کماحقہٗ قدر کرے لیکن اگر دل کی کھڑکیاں غفلت و لاپرواہی سے خود بند کر لی جائیں ذلت و ادبار اور تشتت و افتراق اور جہل کی تاریکیاں اندر اور باہر ہر طرف سے چھا جاتی ہیں اور خارجی نور کی موجودگی اس کو کوئی فائدہ نہیں بخشتی۔

تاریخی حقائق

جن تاریخی واقعات کا سمندر سے تعلق ہے ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے حالات خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کو وحی کے ذریعہ یہ ہدایت دی کہ فرعون کے ظلم سے بچانے کے لئے اپنے بچے کو دریا میں ڈال دو۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور اسے تمہاری طرف واپس لوٹا لائیں گے۔ چنانچہ فرمایا:

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجٰعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

(القصص - ۸)

اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی تھی کہ اس کو (یعنی موسیٰ کو) دودھ پلا۔ پس جب تو اس کی جان کے متعلق خائف ہو تو اس کو دریا میں ڈال دے اور ڈر نہیں اور نہ کسی پچھلے واقعہ کی وجہ سے غم کر۔ ہم اس کو تیری طرف لوٹا سکے لائیں گے اور اس کو رسولوں میں سے ایک رسول بنائیں گے

اس ہدایت کے مطابق اُمّ موسیٰ نے بچے کو دریا میں ڈال دیا اور اس طرح وہ فرعون کے گھر میں پہنچ گیا۔ وہیں اس نے پرورش پائی۔ پھر حالات کی ناسازگاری کے باعث موسیٰ نے وطن کو خیرباد کہا اور ہجرت کر کے دوسری جگہ چلے گئے۔ جب خدائے تعالیٰ نے خلعت نبوت سے سرفراز کیا تو وطن واپس آئے اور فرعون کو پیغام حق پہنچایا۔ بالآخر ایک وقت ایسا آگیا جب موسیٰ اپنے ساتھیوں سمیت فرعون کے ملک مصر سے نکلنے پر مجبور ہو گئے۔ فرعون نے جب دیکھا کہ وہ ترک وطن کر رہے ہیں تو لشکر لے کر ان کا تعاقب کیا اور اس جگہ ان کو جا لیا جہاں سمندر کا کنارہ تھا تب موسیٰ نے خدا کے حکم سے پانی پر سونٹا مارا اور ان کے لئے خشک راستہ پیدا ہو گیا جس میں سے وہ گزر گئے لیکن جب فرعون اس راستہ سے گزرنے لگا تو پانی کی لہر لوٹ آئی اور وہ پانی میں غرق ہو گیا۔ (باقی)

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اُن لوگوں نے (قرون اولیٰ کے انصار نے) ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں اُن کے نقشِ قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے۔"

اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص راہنمائی کے تحت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی بارہا تاکید فرمائی ہے۔ سو انصار بھائیوں کو صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

مطالعہ کتب کے سلسلہ میں تمام ممبرات لجنہ اور عہدیداران کو اطلاع کی جاتی ہے کہ "لائحہ عمل" میں مذکور کتب کا سٹاک چونکہ الشرکۃ الاسلامیہ میں ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے جن لجنات کو وہ کتب میسر نہ آسکیں وہ درج ذیل کتب مقررہ اوقات میں زیر مطالعہ رکھیں۔

۱۔	رازِ حقیقت یا لیکچر سیالکوٹ	مارچ - اپریل
۲۔	ضرورۃ الامام یا فتح اسلام	مئی - جون
۳۔	پیغام صلح یا توضیح مرام	جولائی - اگست
۴۔	رسالہ الوصیت یا دافع البلاء	ستمبر - اکتوبر

متبادل کتب کافی تعداد میں الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ میں موجود ہیں۔ ابھی سے منگوالیں مگر جو ممبرات اجتماع یا جلسہ سالانہ کے مواقع پر لائحہ عمل کے مطابق کتب خرید چکی ہیں وہ انہیں کو زیر مطالعہ رکھیں۔ (سیکرٹری تعلیم)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان	غزوۂ احزاب
حجم	دس ہزار الفاظ
نقد انعامات	اوّل -/۷۰۰ روپے
	دوم -/۵۰۰ روپے
	سوم -/۳۰۰ روپے
آخری تاریخ	۱۰ جولائی ہے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر طالب علم شریعت کا پابند نہیں تو وہ علم سے محروم ہو جائے گا

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب سے مہمان خصوصی مولانا ظفر محمد ظفر کا خطاب

ربوہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل اور سابق استاد جامعہ محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر نے کہا ہے کہ اگر طالب علم شریعت کا پابند نہیں تو وہ علم سے محروم ہو جائے گا۔ وہ یہاں ۳۱ جنوری کی شام کو جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کے اختتام پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے جامعہ احمدیہ کے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اگر عمل نہیں تو کچھ نہیں کیونکہ جو کتابیں آپ پڑھتے ہیں وہی دوسرے لوگوں نے بھی پڑھی ہوئی ہیں لیکن اگر آپ ان پر برتری حاصل کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کا اس پر عمل بھی ہے اس لئے کوشش یہ کریں کہ جو پڑھیں اس کو اپنا لیں انہوں نے کہا کہ نفس امارہ کو مارنا آسان نہیں یہ آہستہ آہستہ مرتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں ہر بات میں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے اس کی مثال دیتے ہوئے مولانا محترم نے کہا کہ آپ کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ نہیں پڑھتے تو آپ مجرم ہیں اگر کھانے کے بعد الحمد للہ نہیں کہتے تو مجرم ہیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اگر دعا نہیں پڑھتے تو مجرم ہیں انہوں نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ یہ یاد رکھیں کہ ہر کام کا دارومدار ضمیر اور نیت پر ہے انہوں نے بتایا کہ انہیں خوشی ہے کہ انہیں بڑے بلند پایہ اساتذہ جن میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ وغیرہم شامل ہیں تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کا اتنا احترام ہے میرے دل میں کہ آپ لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے وہ ایک چلتی پھرتی لائبریری تھے اور جس کے مقابلے پر آتے اسے منٹوں میں خاموش کرا دیتے۔ مولانا ظفر صاحب نے طلبائے جامعہ کے لئے دعا کی کہ فرشتے آپ کے دل و دماغ کو روشن کریں اور آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں

بعد ازاں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل نے طلباء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ احباب کرام جامعہ کے طلباء اور اساتذہ کے لئے دعا کریں کہ وہ اپنے فرائض بہتر سے بہتر طور پر ادا کر سکیں

اس کے بعد مہمان خصوصی محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے بعد تقریب کا اختتام ہوا۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور اس کے بعد جامعہ کے استاد مولانا جلال الدین قمر صاحب نے مہمان خصوصی محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کا تعارف کروایا انہوں نے کہا کہ مولانا ظفر صاحب آج سے ۷۲ سال قبل ڈیرہ غازی خان کے ایک چھوٹے سے گاؤں بستی مندرانی میں ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء کو پیدا ہوئے یہ گاؤں قصبہ تونسہ شریف سے جنوب مغرب میں پانچ چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ظفر صاحب پیدائشی احمدی ہیں ان کے والد حضرت حافظ فتح محمد صاحب کو ان کے استاد میاں رانجھا صاحب نے ایک دفعہ کہا تھا کہ میں اس جہان فانی سے گذر جاؤں گا اور آپ ابھی زندہ ہونگے کہ امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔ انکار نہ کرنا چنانچہ اس طرح سے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق ملی مولانا ظفر صاحب کی پیدائش سے ایک دن قبل ان کی والدہ مرحومہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک تالاب سے ایک کٹورہ پانی کا بھر کر لائی ہیں جس کی تعبیر یہ کی گئی کہ ان کا ہونے والا بچہ زیور علم سے آراستہ ہوگا اسی طرح بچپن میں ان کے والد مرحوم نے انہیں فرمایا کہ مبارک ہو تم پڑھ جاؤ گے یہ پوچھنے پر کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا انہوں نے بتایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔

جلال الدین قمر صاحب نے مولانا ظفر صاحب کے حالات زندگی بتاتے ہوئے بتایا کہ تیرہ سال کی عمر میں ۲۳ مارچ ۱۹۲۱ء کو آپ قادیان آئے اور یہ آپ کی خوش قسمتی تھی کہ جماعت کے موجودہ پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے اسی کلاس میں داخل ہو گئے اور پھر ۱۹۲۹ء میں انہی کے ساتھ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد آپ نے جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں داخلہ لیا اور اس دوران رسالہ "جامعہ احمدیہ" کے سالانہ نمبر کو بڑی قابلیت سے مرتب کیا۔ مکرم جلال الدین قمر صاحب نے مولانا ظفر صاحب کی بعض غیر معمولی صلاحیتوں کا ذکر کیا۔ قمر صاحب نے بتایا کہ بعد ازاں آپ کو کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور ٹیچر کام کرنے کا موقعہ ملا ۱۹۳۵ء میں بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور ۱۹۳۶ء ۱۹۳۷ء میں بطور انچارج کار خاص کام کیا۔ ۱۹۳۸ء میں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں استاد رہے ۱۹۳۹ء میں بعض وجوہات کی بنا پر اپنے وطن ڈیرہ غازیخان چلے گئے۔ جہاں سے ادیب فاضل منشی فاضل اور ایف اے کے امتحان پاس کئے ۱۹۴۴ء سے ۱۹۵۶ء تک آپ جامعہ احمدیہ سے بطور استاد منسلک رہے بعد ازاں خرابی صحت کی بناء پر جامعہ سے فارغ ہوئے اور ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۶ء تک کے دوران آپ کو کراچی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی کتب کے ترجمہ کی توفیق ملی۔

مولانا ظفر صاحب کا حافظہ غضب کا ہے۔ آپ نے ایک دفعہ ایک گھنٹہ میں قرآن کریم کے نو رکوع یاد کر لئے اور مولوی فاضل کے امتحان کے لئے منطق کی مشہور کتاب شرح سلم العلوم کے ۱۴۰ صفحات زبانی یاد کر لئے تعلیمی امور میں آپ کی محنت اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ آپ نے دیوان متنبی جو کہ ایک ضخیم اور مشکل کتاب ہے از خود مولوی ذوالفقار کی اردو شرح کی مدد سے صرف سات دن میں ختم کر لی۔ مولانا ظفر صاحب فارسی عربی اور اردو تینوں زبانوں میں روانی سے اشعار کہتے ہیں۔ جلال الدین قمر صاحب نے ان کے مختلف اشعار بھی سنائے۔

مکرم جلال الدین قمر صاحب نے احباب سے درخواست کی کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولانا ظفر صاحب کے جسمانی عوارض دور فرمائے اور باقی عمر اچھی صحت اطمینان قلب اور سکون سے گذارنے کی توفیق دے اور جب اس محبوب کا بلاوا آئے تو یہ اس سے راضی ہوں اور وہ ان سے راضی ہو۔ آمین۔

ولادت

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۷۹ء کو عزیزم بشارت احمد کو خداوند کریم نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور پر نور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مظفر داؤد تجویز فرمایا ہے نومولود ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید کا پوتا اور مکرم مجید احمد صاحب مرحوم درویش قادیانی کا نواسہ ہے خاندان مسیح موعود اور درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمادیں کہ خداوند کریم نومولود کو لمبی زندگی صحت و عافیت والی عطا فرمادے اور خادم دین ہو۔ آمین۔

(ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۱۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہا نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تلاش گمشدہ

پاکٹ ڈائری بابت ۱۹۷۹ء ربوہ میں کہیں معہ چند کاغذات جیب سے گر کر کہیں کھو گئی ہے ڈائری پر سب اللہ احباب پیار آواز کشمیر کے پتہ پر ہیں کسی صاحب کو ملے تو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر اجر اللہ ماجور ہوں۔

(محمد فیروز الدین مقیم کمرہ ۳۲ دارالضیافت ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم ملک مبارک احمد کا نکاح عزیزہ طاہرہ خانم بنت ملک منیر احمد صاحب آف کراچی سے مکرم محترم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب نے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۸۰-۱-۲۵ کو پڑھا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ بابرکت کرے اور دونوں خاندانوں کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

ملک الطاف الرحمٰن ولد ملک عبدالرحیم مرحوم ۷۹۲/۹ دستگیر کراچی۔

درخواست دعا۔ میرے ہم زلف مکرم علی انور صاحب ابڑو لاڑکانہ ایک مدت سے بیمار چلے آ رہے ہیں کراچی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد بشیر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ امان/مارچ ۱۳۵۹ ہش بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔ ۱۹۸۰ء

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایجنڈا کے لئے تجاویز سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ تبلیغ/فروری مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہوکر اور کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

۲۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ امان/مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں اور امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔

۳۔ نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

۴۔ جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۳۵۹ہش کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (مقررہ کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جارہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

خدا کی محبت میں اس کی راہ میں مال خرچ کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھو دے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے رب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم کرنے ہیں۔ نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں۔ دنیا میں ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرکے انہیں شائع کرنا ہے اور اسلامی لٹریچر کی مختلف ممالک کی اپنی زبانوں میں کثرت سے اشاعت کرنی ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنایئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سیرالیون کے ایک مخلص احمدی دوست کی وفات

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

مکرم انچارج صاحب سیرالیون مشن نے اطلاع دی ہے کہ جماعت کے ایک مخلص ممبر مکرم پا علی مصطفیٰ بونگے صاحب وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ مرحوم نے مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کے ذریعہ ابتدائی ایام میں احمدیت قبول کی۔ اور تبلیغی تنظیمی امور میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ بوبی مخالفت کے ایام میں ان کا گھر ہی نماز ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ احمدیت کی خاطر بہت غیرت رکھنے والے تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور جنت میں بلند مقام عطا فرمائے آمین

مرکز سلسلہ میں قرآن مجید پڑھنے کے لئے سہولت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس سکیم کے تحت کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہ جائے جو قرآن مجید پڑھنا نہ جانتا ہو نظارت ہذا کے تحت ایک ہنگامی کلاس مسجد مبارک ربوہ میں جاری ہے۔ وہ طلباء جو فارغ ہوں اور قرآن مجید پڑھنے کا شوق رکھتے ہوں یا وہ پنشنر احباب جو مرکز سلسلہ میں رہ کر باترجمہ قرآن مجید پڑھنے کے خواہشمند ہوں اس کلاس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں ان کے قیام و طعام کا انتظام نظارت ہذا کے ذمہ ہوگا۔ آتی دفعہ صدر صاحب جماعت سے تعارفی چٹھی لاتی ہوگی۔ خواہشمند احباب دفتر ہذا سے رابطہ قائم کریں۔ یہ کلاس سارا سال جاری رہتی ہے۔ مستحق طلباء کو مبلغ بیس روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

توجہ فرمائیں

چند تجربہ کار۔ ایماندار۔ محنتی احمدی اصحاب کی دفتری کام کے لئے ضرورت ہے۔

پتہ

میاں بھائی ۱۰ منٹگمری روڈ لاہور

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم کے اپھارہ کے لئے

فی پیکٹ ۲ روپے درجن ۱۸ روپے

گروس ۱۰/۱۰۰ روپے بونس علاوہ

حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ

فون ۶۰۶

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے

"الحمد اسٹیٹس"

۶۹۹ اے شیلمٹ ٹاؤن سرگودھا

پروپرائٹر: خادم حسین وڑائچ طاہر احمد وڑائچ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴